ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:19

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

مرتب : مولانا سعد کامران

سبق نمبر ۱۹

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

قادیانی اعتراض نمبر 1:

سیدنا عیسیٰؑ جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ نبی ہوں گے یا نہیں؟؟ اگر وہ نبی ہوں گے تو یہ بات آپ کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند ہے اب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اگر سیدنا عیسیٰؑ نبی نہیں ہوں گے تو یہ بات اصول کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو ایک دفعہ نبوت کی نعمت عطا فرما دیتے ہیں تو پھر اس سے نبوت والی نعمت واپس نہیں لیتے۔

قادیانی اعتراض کا جواب:

آپ قادیانیوں نے ہمارے "عقیدہ ختم نبوت" کو پڑھا ہی نہیں ہے۔ یا اگر پڑھا بھی ہے تو جان بوجھ کر دجل سے کام لے رہے ہیں کیونکہ "عقیدہ ختم نبوت" یہ ہے کہ "نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے اب تاقیامت کسی بھی انسان کو نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔"

حضرت عیسیٰؑ کے آنے سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ نہیں بلکہ بالفرض محال اگر تمام پہلے نبی بھی دوبارہ آجائیں تو بھی عقیدہ ختم نبوت پر ذرہ برابر

فرق نہیں پڑے گا کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد تاقیامت کسی بھی انسان کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نبوت والی نعمت واپس نہیں لیں گے۔ ان کا مقام نبوت باقی ہے لیکن زمانہ نبوت ختم ہوچکا ہے۔ اب امت محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں وہ حاکم اور خلیفہ کی حیثیت سے آئیں گے۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ثابت ہے۔

"عَنْ اَبِیْ هرِیْرَةَؓ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کردیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔“

(بخاری شریف حدیث نمبر 2222، باب قتل الخنزیر)

قادیانی اعتراض نمبر 2:

سیدنا عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو وہ اپنی شریعت پر عمل کریں گے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شریعت پر عمل کریں گے ؟؟

اگر وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شریعت پر عمل کریں گے تو کیا وہ شریعت محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کسی استاد سے آکر پڑھیں گے ؟؟؟

قادیانی اعتراض کا جواب:

سیدنا عیسیٰؑ جب تشریف لائیں گے تو شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے کیونکہ وہ حضور ﷺ کے امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

رہا یہ سوال کہ وہ شریعت محمدیہ ﷺ کس استاد سے آکر پڑھیں گے؟؟

تواس کے بارے میں قادیانیوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

" وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَ الْاِنْجِيْلَ "

ترجمہ:" اور وہی (اللہ) اس کو (یعنی عیسیٰ ابن مریم کو) کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دے گا۔"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 48)

" وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰةَ وَ الْاِنْجِيْلَ "

ترجمہ:" اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی۔"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 110)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ پر اپنے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے آپ کو کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی ہے۔ آیت میں موجود کتاب اور حکمت سے مراد قرآن اور سنت کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰؑ کو سکھلائیں گے۔

قادیانی اعتراض نمبر 3:

کیا سیدنا عیسیٰؑ نزول کے بعد خنزیروں کو قتل کریں گے؟؟ اگر وہ خنزیروں کو قتل کریں گے تو کیا یہ ان کی توہین نہیں ہوگی؟

قادیانی اعتراض کا جواب:

سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بعد جو قوم (عیسائی) خنزیر کھاتے ہیں وہ اس وقت خود مسلمان ہوجائیں گے اور اپنے ہاتھوں سے خنزیروں کا خاتمہ کریں گے۔ ویسے قادیانیوں کو اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر خنزیروں کو قتل کرنا توہین کا باعث ہے تو مرزا صاحب نے خود اپنے آپ کو "سور مار" کیوں کہا ہے۔

مرزا صاحب کے مرید مفتی صادق نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہوگئے ان کی وجہ سے شور وغل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام "پیر کتے مار" رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں شاکی ہوئے۔ کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب (مرزا صاحب) نے تبسم کے ساتھ فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں مجھے سور مار لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ ویقتل الخنزیر۔ پیر صاحب اس پر بہت خوش ہو کر چلے آئے۔"

(ذکر حبیب صفحہ 162، 163)

قادیانی اعتراض نمبر4:

قادیانی کہتے ہیں کہ بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ قیامت کے دن سیدنا عیسیٰؑ کی طرح فرمائیں گے کہ یا اللہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا اس وقت تک میں نگہبان تھا۔ اور جب آپ نے میری "توفی" کرلی تو پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اگر "توفی" کا لفظ حضور ﷺ کے لئے بولا جائے تو آپ اس کا معنی موت

کرتے ہیں اور اگر "توفی" کا لفظ سیدنا عیسیٰؑ کے لئے استعمال کیا جائے تو آپ اس کا معنی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھا لیا۔

اتنا تضاد کیوں؟؟ جو "توفی" کا مطلب حضور ﷺ کے لئے ہے "توفی" کا وہی مطلب سیدنا عیسیٰؑ کے لئے کیوں نہیں؟؟

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

اگر "توفی" کا معنی موت ہے تو مرزا صاحب نے اور پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے "توفی" کا معنی موت کیوں نہیں کیا؟؟ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ

"میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 520 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 620)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے:

"یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ"

"اس میں یہی اشارہ تھا کہ میں تمہیں قتل اور صلیب سے بچاؤں گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 362)

مرزا صاحب نے جب "توفی" کا معنی اپنے لئے کیا ہے تو اس کا معنی قتل اور صلیب سے بچانا کیا ہے اور جب سیدنا عیسیٰؑ کے لئے "توفی" کا معنی کرتا ہے تو موت کرتا ہے۔ اتنا تضاد کیوں؟؟؟

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے ایک جگہ "توفی" کا معنی "میں لینے والا ہوں تجھ کو" کیوں کیا ہے؟؟

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کا پورا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ"

"جب اللہ نے فرمایا اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا تجھے کافروں سے اور کرنے والا ہوں تیرے اتباع کو کافروں کے اوپر قیامت تک۔"

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 7)

اگر "توفی" کا معنی موت ہی ہے تو مرزا صاحب اور پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے کیوں ان جگہوں پر "توفی" کا معنی موت نہیں کیا؟؟

جواب نمبر 2:

وہ پوری روایت ملاحظہ فرمائیں جو قادیانی پیش کرتے ہیں۔

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَالَ: **كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ** (سورۃ الانبیاء آیت 104) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي، فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: كَمَا قَالَ

الْعَبْدُ الصَّالِحُ، وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورۃ المائدۃ آیت 117)، فَيُقَالُ:"إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ-"

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے، ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی « كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ » ”جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی، اسی طرح اسے دوبارہ زندہ کر دیں گے، ہمارے ذمہ وعدہ ہے، ہم ضرور اسے کر کے ہی رہیں گے۔“ آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیمؑ کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ ہاں اور میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور انہیں جہنم کی بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں؟ مجھ سے کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد نئی نئی باتیں شریعت میں نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰؑ نے کہا ہو گا « وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ » کہ ”میں ان کا حال دیکھتا رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے۔“ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی جدائی کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔“

(بخاری حدیث نمبر 4625، باب قولہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ)

یہ قیامت کے دن کا بیان ہورہا ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ سے جب ان کی قوم کی بداعمالیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو سیدنا عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ اے اللہ جب تک میں اپنی قوم کے درمیان موجود رہا اس وقت تک تو میں نگہبان تھا اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا اس کے بعد پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی سیدنا عیسیٰؑ کی طرح یہی جواب دوں گا۔ کہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا تو میں نگہبان تھا جب آپ نے مجھے وفات دی تو پھر آپ ہی نگہبان تھے۔

یہاں اصل سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "توفی" کا لفظ جب سیدنا عیسیٰؑ کے لئے استعمال ہوا ہے تو اس کا مطلب "پورا پورا اٹھالینا" ہے اور "توفی" کا لفظ جب حضور ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی موت کیوں بنتا ہے۔

اس سوال کے جواب کے لئے پہلے "توفی" کے لفظ کا حقیقی معنی دیکھنا پڑے گا۔ اور پھر "توفی" کا مجازی معنی دیکھنا پڑے گا۔ اور پھر یہ دیکھنا پڑے گا کہ حضور ﷺ کی "توفی" کون سی ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی" کون سی ہے۔

"توفی" کا حقیقی معنی یہ ہوتا ہے کہ "کسی چیز کو پورا پورا لے لینا"۔

پھر "توفی" کی اقسام ہیں۔ جو کہ قرینے کی وجہ سے متعیّن ہوتی ہیں۔

خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعیّن کرے تو پھر اور معنی کرنا معصیت (گناہ) ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 120)

اگر نیند کا قرینہ ہو اور "توفی" لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب بنے گا "ہوش و حواس کو پورا پورا لے لینا"۔

اگر موت کا قرینہ ہو اور "توفی" کا لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب بنے گا۔ "روح کو پورا پورا لے لینا"

اور اگر بچانے اور اٹھانے کا قرینہ ہو اور "توفی" لفظ بولا جائے تو اس کا مطلب بنے گا "روح اور جسم کو پورا پورا لے لینا"۔

یعنی "توفی " کا لفظ چاہے نیند کے لئے بولا جائے، "توفی" کا لفظ چاہے موت کے لئے بولا جائے اور "توفی" کا لفظ چاہے اصعاد الی السماء (یعنی آسمان پر اٹھائے جانے) کے لئے بولا جائے اس کا حقیقی معنی "پورا پورا لینا" ضرور ساتھ ہو گا۔

اتنی تمہید کے بعد اب جب ہمیں پتہ چل گیا کہ "توفی" کا حقیقی معنی "پورا پورا لینا" ہوتا ہے۔ اور توفی کی تین اقسام ہیں۔

1 ۔ توفی بالنوم 2۔ توفی بالموت 3۔ توفی اصعاد الی السماء (یعنی روح اور جسم سمیت پورا پورا آسمان پر اٹھایا جانا)

تو اب ہمارے لئے آسان ہو گیا کہ ہم دیکھ لیں کہ حضور ﷺ کی "توفی" کون سی ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی" کون سی ہے۔

اس بات پر تو پوری امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔ اور حضور ﷺ کی "توفی " سے مراد "توفی بالموت" ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کی درج ذیل روایت سے پتہ چلتا ہے۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ""أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ: **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ** إِلَى قَوْلِهِ: **الشَّاكِرِينَ** (سورة آل عمران آیت 144)، وَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ".

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "ابوبکرؓ آئے تو عمرؓ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا: عمر! بیٹھ جاؤ، لیکن عمرؓ نے بیٹھنے سے انکار کیا۔ اتنے میں لوگ عمرؓ کو چھوڑ کر ابوبکرؓ کے پاس آ گئے اور آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: امابعد! تم میں جو بھی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے « **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ** إِلَى قَوْلِهِ: **الشَّاكِرِينَ** » کہ "محمد صرف رسول ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔" ارشاد « **الشَّاكِرِينَ** » تک۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ

تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب ابوبکرؓ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے ان سے یہ آیت سیکھی۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا۔ (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا، جب میں نے ابوبکرؓ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا، جس وقت میں نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی ہے تو میں سکتے میں آگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔"

(بخاری حدیث نمبر 4454، باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ)

جبکہ سیدنا عیسیٰؑ کی توفی بالموت کا وقت ابھی نہیں آیا بلکہ حضور ﷺ نے سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی بالموت" کا وقت ہمیں بتایا ہوا ہے۔ اور وہ وقت سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے 40 سال بعد ہے۔ جیسا کہ درج ذیل روایت سے ثابت ہے۔

"عن أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اور ان یعنی عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں، یقیناً وہ اتریں گے، جب تم انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، وہ ایک درمیانی قد و قامت کے شخص ہوں گے، ان کا رنگ سرخ و سفید ہو گا، ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے، ایسا

لگے گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے گو وہ تر نہ ہوں گے، تو وہ لوگوں سے اسلام کے لیے جہاد کریں گے، صلیب توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سارے مذاہب کو ختم کر دے گا، وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، پھر اس کے بعد دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر 4324، باب خروج الدجال)

اتنی ساری گفتگو کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ حضور ﷺ کی "توفی بالموت" ہو چکی ہے۔ کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہے۔ جبکہ سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی بالموت" کا وقت ان کے نزول کے 40 سال بعد ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

اور جو حدیث قادیانی پیش کرتے ہیں اس حدیث میں حضور ﷺ کی "توفی " سے مراد "توفی بالموت" ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کی "توفی" سے مراد "توفی اصعاد الی السماء (یعنی آسمان پر اٹھایا جانا)" ہے۔ جیسا کہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے فرمانے کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح سیدنا عیسیٰؑ اپنی قوم میں "توفی اصعاد الی السماء (آسمان پر اٹھائے جانے)" کی وجہ سے موجود نہیں تھے اسی طرح میں بھی اپنی قوم میں "توفی بالموت" کی وجہ سے موجود نہیں تھا۔

جواب نمبر 3:

اگر پھر بھی کوئی بضد ہے کہ "توفی" کا مطلب حضور ﷺ اور عیسیٰؑ کے لئے ایک ہونا چاہئے تو وہ ہمیں بتا دے کہ ایسا کیوں ہے کہ اسی آیت سے قبل اللہ تعالیٰ اور عیسیٰؑ کے لئے ایک ہی لفظ

"نفس" استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس میں "نفس" کا لفظ جب عیسیٰؑ کے لئے بولا جائے تو معنی اور ہو گا اور یہی لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جائے تو معنی اور ہو گا۔ کیا عیسیٰؑ کا "نفس" اور اللہ تعالیٰ کا "نفس" ایک جیسا ہے ؟؟؟

جیسا کہ اس آیت میں ذکر ہے۔

"تَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَ لَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ"

" آپ وہ باتیں جانتے ہیں جو میرے دل میں پوشیدہ ہیں اور میں اورآپ کی پوشیدہ باتوں کو نہیں جانتا۔ یقیناً آپ کو تمام چھپی ہوئی باتوں کا پورا پورا علم ہے۔"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 116)

جواب نمبر 4:

اگر کوئی قادیانی کہے کہ جب دو افراد کے لئے ایک لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی بھی ایک ہی ہونا چاہئے تو وہ قادیانی ہمیں بتادے کہ درج ذیل آیت میں لفظ ایک ہی استعمال ہوا ہے لیکن اس کے معنی کی کیفیت علیحدہ کیوں ہے ؟؟

"کَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِیۡدُہٗ" .... (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 104)

"جس طرح ہم نے پہلے بار تخلیق کی ابتدا کی تھی، اسی طرح ہم اسے دوبارہ پیدا کر دیں گے۔"

پہلی بار تو اللہ تعالیٰ نے ماں کے پیٹ میں انسان کی تخلیق کی تھی۔ کیا دوسری دفعہ قیامت کے دن ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ تخلیق کریں گے ؟؟

پس جس طرح اس آیت میں ایک ہی "خلق" کا لفظ پہلی اور دوسری تخلیق کے لئے استعمال ہوا ہے لیکن دونوں کی کیفیت علیحدہ ہے۔ اسی طرح "توفی" کا لفظ حضور ﷺ اور سیدنا عیسیٰؑ کے

لئے استعمال ہوا ہے لیکن حضور ﷺ کے لئے اس کا معنی موت ہے اور سیدنا عیسیٰؑ کے لئے اس کا معنی "اصعاد الی السماء" ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر5:

قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰؑ کا ایک فرمان لکھا ہے:

"وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ"

"اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل میں تمھارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔"

(سورۃ الصف آیت نمبر 6)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں سیدنا عیسیٰؑ نے فرمایا تھا کہ حضور ﷺ میرے بعد آئیں گے اور بعد کا مطلب ہے کہ میری وفات کے بعد آئیں گے۔ اس لئے سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں۔

قادیانی اعتراض کا جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ ہر جگہ "بعد" کے لفظ سے موت مراد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں بھی "بعد" کا لفظ ہے لیکن وہاں "بعد" کے لفظ سے موت مراد نہیں۔

"وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ"

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ ٹھہرایا تھا پھر تم نے ان کے بعد (اپنی جانوں پر) ظلم کرکے بچھڑے کو معبود بنالیا۔"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 51)

اس آیت میں بھی "بعد" سے مراد موت نہیں ہے بلکہ "بعد" سے مراد یہ ہے کہ سیدنا موسیؑ کے کوہ طور پر جانے کے بعد انہوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا۔

اسی طرح ہماری زیر بحث آیت میں بھی "بعد" سے مراد سیدنا عیسیؑ کی موت نہیں ہے۔ بلکہ

"بعد" سے مراد یہ ہے کہ میرا زمانہ نبوت ختم ہونے کے بعد وہ نبی آخر الزماں ﷺ آئیں گے۔

قادیانی اعتراض نمبر 6:

قادیانی کہتے ہیں کہ معراج کی رات حضور ﷺ کی ملاقات تمام انبیاء کرامؑ سے ہوئی لیکن تمام انبیاء کرامؑ زندہ نہیں تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیؑ بھی زندہ نہیں تھے۔

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

معراج کی رات حضور ﷺ کی موسیؑ سے ملاقات بھی ہوئی اور مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"موسیؑ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور ان کے زندہ ہونے پر ایمان لانا فرض ہے۔"

(نور الحق الحصۃ الاولی صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 69)

پس جب معراج میں ملاقات کے بعد موسیؑ زندہ ہوسکتے ہیں تو معراج میں ملاقات کے بعد عیسیؑ کیوں زندہ نہیں ہوسکتے؟؟

جواب نمبر 2:

معراج کی رات تمام فوت شدگان کی ملاقات نہیں تھی۔ بلکہ معراج کی رات حضور ﷺ زندہ تھے۔ سیدنا عیسیٰؑ زندہ تھے۔ اور جبرائیلؑ زندہ تھے۔ اور باقی تمام انبیاء کرامؑ فوت شدہ تھے۔

معراج کی رات میں تین قسم کی ملاقاتیں تھیں۔

1۔ زندہ کی زندہ سے ملاقات

(جیسے حضور ﷺ کی ملاقات سیدنا عیسیٰؑ اور جبرائیلؑ سے ہوئی)

رسول اللہ ﷺ کی جبرائیلؑ سے ملاقات:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، فَأَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ ؑ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کے پاس شراب اور دودھ کے دو پیالے لائے گئے، آپ نے انہیں دیکھا تو دودھ لے لیا، جبرائیلؑ نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو فطری چیز کی ہدایت دی، اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔"

(سنن نسائی حدیث نمبر 5663، کتاب الاشربہ)

رسول اللہ ﷺ کی سیدنا عیسیٰؑ سے ملاقات:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ""أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا، قَالَ جِبْرِيلُ: قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ، قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ:

هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ، قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے شب معراج کے متعلق بیان فرمایا کہ پھر آپ اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ پھر دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا: کون ہیں؟ کہا کہ جبرائیلؑ۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا انہیں لانے کے لیے بھیجا، کہا کہ جی ہاں۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو عیسیٰ اور یحییٰؑ وہاں موجود تھے۔ یہ دونوں نبی آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰؑ ہیں۔ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا، دونوں نے جواب دیا اور کہا خوش آمدید نیک بھائی اور نیک نبی۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 3430، باب قولہ ذکر رحمۃ ربک عبدہ ذکریا الی قولہ لم نجعل لہ من قبل سمیا)

2۔ فوت شدگان کی فوت شدگان سے ملاقات

(جیسے سیدنا موسیٰؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی ملاقات)

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ، فَبَدَءُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ، قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ

فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعُهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ، كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا ، قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى **حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ** (سورۃ الانبیاء آیت 96)"

حضرت عبداللہ مسعودؓ سے روایت ہے کہ "اسراء (معراج) کی رات رسول اللہ ﷺ نے

ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰؑ سے ملاقات کی، تو سب نے آپس میں قیامت کا ذکر کیا، پھر سب نے پہلے ابراہیمؑ سے قیامت کے متعلق پوچھا، لیکن انہیں قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے موسیٰؑ سے پوچھا، تو انہیں بھی قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے عیسیٰ بن مریمؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قیامت کے آدھمکنے سے کچھ پہلے (دنیا میں جانے کا) مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے، لیکن قیامت کے آنے کا صحیح علم صرف اللہ ہی کو ہے (کہ وہ کب قائم ہوگی)، پھر عیسیٰؑ نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا، اور فرمایا: میں (زمین پر) اتر کر اسے قتل کروں گا، پھر لوگ اپنے اپنے شہروں (ملکوں) کو لوٹ جائیں گے، اتنے میں یاجوج وماجوج ان کے سامنے آئیں گے، اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے، اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے تباہ و برباد کردیں گے، پھر لوگ اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا کہ انہیں مار ڈالے (چنانچہ وہ سب مر جائیں گے) ان کی لاشوں کی بو سے تمام زمین بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کے لیے کہیں گے تو میں پھر اللہ سے دعا کروں گا، تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گی، اس کے بعد پہاڑ ریزہ ریزہ کر

دیئے جائیں گے ، اور زمین چمڑے کی طرح کھینچ کر دراز کر دی جائے گی، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہو گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو، اور وہ اس انتظار میں ہو کہ کب ولادت کا وقت آئے گا، اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ عوام (عوام بن حوشب) کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: «حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ » "یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے، تو پھر وہ ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے"۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 4081، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰؑ)

3۔ زندہ کی فوت شدگان سے ملاقات

(جیسے حضور ﷺ کی سیدنا ہارونؑ سے ملاقات)

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

حضرت مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس رات کے متعلق بیان کیا جس میں آپ کو معراج ہوا کہ جب آپ پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں ہارونؑ سے ملے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ہارونؑ ہیں ' انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: خوش آمدید ' صالح بھائی اور صالح نبی۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 3393، باب قول اللہ عزوجل وھل اتک حدیث موسیٰ)

اس تفصیل کے بعد قادیانی اعتراض خود ہی باطل ثابت ہوگیا۔ کیونکہ ان سب ملاقاتوں کی تفصیل احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 7:

قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کرتے ہیں۔

"عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ""لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 1330، مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا۔ یہودیوں کا تو ٹھیک ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا لیکن عیسائیوں کے نبی تو سیدنا عیسیٰ ؑ ہیں۔ اگر سیدنا عیسیٰ ؑ فوت نہیں ہوئے تو عیسائیوں نے کیسے ان کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا؟؟

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

یہ حدیث سیدنا عیسیٰ ؑ کی وفات کی نہیں بلکہ حیات کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر سیدنا عیسیٰ ؑ کی وفات ہوچکی ہوتی تو ان کی قبر کسی جگہ موجود ہوتی اور وہ سجدہ گاہ ہوتی۔ لیکن پوری دنیا میں کہیں بھی سیدنا عیسیٰ ؑ کی قبر کے موجود ہونے کا ذکر قرآن اور حدیث میں نہیں۔ لہذا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ ؑ کی وفات نہیں ہوئی۔

جواب نمبر 2:

یہودی اور عیسائی اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا آدمؑ سے لے کر سیدنا موسیٰؑ تک تقریبا سارے نبی برحق ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ برحق نبی ہیں یا نہیں ہیں۔ عیسائی سیدنا عیسیٰؑ کو برحق نبی مانتے ہیں جبکہ یہودی سیدنا عیسیٰؑ کا انکار کرتے ہیں۔ لہذا سیدنا آدمؑ سے لے کر سیدنا موسیٰؑ تک جتنے انبیاء کرامؑ کی قبروں کو یہود و نصاری نے سجدہ گاہ بنالیا تھا وہ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

جواب نمبر 3:

مندرجہ ذیل دو روایتیں ملاحظہ فرمائیں ان روایتوں میں ذکر ہے کہ یہود و نصاری نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔ ان حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہود و نصاری کے ملعون ہونے کا سبب صرف یہ نہیں کہ وہ انبیاء کرامؑ کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے بلکہ ان کے ملعون ہونے کا سبب یہ بھی تھا کہ وہ انبیاء کرامؑ کے علاوہ نیک لوگوں کی قبروں کو بھی سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے۔

لہذا صرف یہ کہنا کہ عیسائی صرف اپنے پیغمبر یعنی عیسیٰؑ کی قبر کو سجدہ گاہ بناکر ملعون ہوئے کسی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ سیدنا عیسیٰؑ کی تو وفات نہیں ہوئی۔ وہ تو اپنے بزرگوں اور سابقہ انبیاء کرامؑ کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے اور یہی ان کے ملعون ہونے کا سبب ہے۔

حدیث نمبر 1:

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ، وَهُوَ يَقُولُ: «إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ

يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ»"

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ "میں نے نبی ﷺ کو آپ کی وفات سے پانچ دن پہلے یہ کہتے ہوئے سنا: "میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس چیز سے براءت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جس طرح اس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا تھا ،اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا، خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔"

(مسلم شریف حدیث نمبر 1188، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور واتخاذ الصور فیھا والنھی عن اتخاذ القبور مساجد)

حدیث نمبر2:

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا تِيكِ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "ام المؤمنین ام حبیبہ اور ام سلمہؓ دونوں نے ایک کنیسہ (گرجا گھر) کا ذکر کیا جسے ان دونوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان میں کا کوئی صالح آدمی مرتا تو یہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے، اور اس کی مورتیاں بنا کر رکھ لیتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔"

(سنن نسائی حدیث نمبر724،النھی عن اتخاذ القبور مساجد)

قادیانی اعتراض نمبر 8:

قادیانی کہتے ہیں اس وقت مسلمانوں میں کتنے فرقے موجود ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث وغیرہ۔۔۔۔

جب سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے تو وہ کس فرقے سے تعلق رکھیں گے؟

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان امت میں تفرقہ ڈالنے نہیں بلکہ امت میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے تشریف لائیں گے۔ لہذا جب وہ تشریف لائیں گے تو امت تفرقہ بازی کو چھوڑ کر متحد ہوجائے گی۔

جواب نمبر 2:

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان کی بیعت بیت اللہ میں ہوگی اور آج بھی عموماً بیت اللہ میں ایک امام کے پیچھے تمام مسالک کے لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ جب سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے تو امت کی ایسی صف بندی ہوگی کہ کوئی دراڑ نظر نہیں آئے گی۔

جواب نمبر 3:

سیدنا عیسیٰؑ اور امام مہدی علیہ الرضوان کے وقت امت میں اتحاد ہوگا۔لیکن مرزاصاحب کے کذاب ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مرزاصاحب اپنے دور میں تمام مسلمانوں میں تواتحاد پیداکرنادور کی بات ہے خوداپنی قادیانی جماعت میں اتحاد پیدانہیں کرسکا۔آج بھی قادیانی جماعت کے 10 سے زائد فرقے موجود ہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر 9:

قادیانی کہتے ہیں کہ اگرآپ کی بات ہم مان لیں اور یہ تسلیم کرلیں کہ سیدنا عیسیٰؑ کواللہ تعالیٰ نے آسمان پراٹھالیاتھا۔توپھر سوال پیداہوتاہے کہ قرآن میں توذکرہے کہ اللہ تعالیٰ جب سیدنا عیسیٰؑ سے ان کی قوم کے بارے میں سوال کریں گے توسیدناعیسیٰؑ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہااس وقت تک میں نگہبان تھااور جب آپ نے مجھے اٹھالیاتواس کے بعد پھرآپ ہی نگہبان تھے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اگرہم مان لیں کہ سیدناعیسیٰؑ دوبارہ زمین پرتشریف لائیں گے توکیاوہ اپنی قوم یعنی عیسائیوں کی حالت دیکھ نہیں لیں گے کہ عیسائی کیاکررہے ہیں؟اگروہ اپنی قوم کی حالت دیکھ لیں گے توقیامت کے دن یہ کیوں کہیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں موجودرہاتومیں نگہبان تھا؟

یاتوقرآن کی آیات نعوذباللہ غلط ہیں اوریاآپ کاعقیدہ غلط ہے کہ سیدناعیسیٰؑ دوبارہ واپس زمین پرتشریف لائیں گے؟

قادیانیوں کے اس اعتراض کاجواب:

قادیانیوں کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ہر نبی سے اس کی امت کے بارے میں پوچھ ہوتی ہے۔اب یہ تو نہیں کہ حضور ﷺ سے حضرت آدمؑ کی امت کے بارے میں سوال کیا جائے؟؟

تو حضرت عیسیٰؑ کی امت حضور ﷺ کے آنے تک ہے۔جب حضور ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کا زمانہ نبوت شروع ہو گیا۔اور قیامت تک حضور ﷺ کا ہی زمانہ نبوت ہے۔ اور جب سیدنا عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ زمانہ حضور ﷺ کا ہو گا اور جو عیسائی اس وقت موجود ہوں گے وہ حضور ﷺ کے زمانہ نبوت میں ہوں گے اور سیدنا عیسیٰؑ سے جو سوال ہو گا وہ ان کی قوم بنی اسرائیل کے بارے میں ہو گا جو حضور ﷺ کے زمانہ نبوت شروع ہونے سے پہلے تھے۔

کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰؑ کے بارے میں فرمایا ہے:

وَ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ....(سورۃ آل عمران آیت نمبر 49)

ترجمہ:"یعنی سیدنا عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے رسول تھے۔"

وہ امت محمدیہ ﷺ کے رسول نہیں ہوں گے۔اور ان سے امت محمدیہ ﷺ کی پوچھ نہیں ہوگی۔

لہذا قرآن مجید کی آیات بھی صحیح ہیں اور سیدنا عیسیٰؑ بھی قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

قادیانی اعتراض نمبر 10:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 162)

قادیانی اعتراض کے جوابات:

جواب نمبر 1:

مرزاصاحب جیسے جاہل مطلق کو یہ بھی علم نہیں کہ لفظ کے معنی کی بحث علم نحو میں نہیں کی جاتی بلکہ علم لغت میں کی جاتی ہے۔ کسی امام لغت نے یہ قاعدہ نہیں لکھا۔

جواب نمبر 2:

مرزاصاحب کا یہ قاعدہ خود مرزاصاحب کی تحریرات سے ہی باطل ثابت ہوجاتا ہے۔

مرزاصاحب نے ایک جگہ لکھا ہے:

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ

”میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 520 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 620)

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے لکھا ہے:

”براہین احمدیہ کا وہ الہام یعنی "**یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ**" جو سترہ برس سے شائع ہوچکا ہے۔ اس کے اس وقت خوب معنی کھلے ہیں۔ یعنی یہ الہام اس وقت عیسی کو بطور تسلی کے ہوا تھا جب یہود ان کو مصلوب کرنے کی کوشش کررہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود، ہنود کوشش کررہے ہیں اور الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موت سے بچاؤں گا۔“

(سراج منیر صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 23)

ایک اور جگہ مرزاصاحب نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوا ہے:

"یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ اس میں یہی اشارہ تھا کہ میں تمہیں قتل اور صلیب سے بچاؤں گا"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 362)

اگر بقول مرزا صاحب نحو کا یہ قاعدہ اتنا ہی درست تھا تو مرزا صاحب نے خود کیوں اس قاعدے پر عمل نہیں کیا؟؟

جواب نمبر 3:

اگر "توفی" کا معنی موت ہے تو پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے "توفی" کا معنی موت کیوں نہیں کیا؟؟

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے ایک جگہ "توفی" کا معنی کیا ہے "میں لینے والا ہوں تجھ کو"۔

پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کا پورا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"اِذۡ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَیۡنَكُمۡ فِیۡمَا كُنۡتُمۡ فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ"

"جب اللہ نے فرمایا اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا تجھے کافروں سے اور کرنے والا ہوں تیرے اتباع کو کافروں کے اوپر قیامت تک۔"

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 7)

اگر "توفی" کا معنی موت ہی ہے تو پہلے قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے کیوں اس جگہ پر "توفی" کا معنی موت نہیں کیا؟؟

جواب نمبر4:

قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں مرزاصاحب کے بنائے گئے قاعدے کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لیکن ان کامعنی موت نہیں ہے۔یعنی ان آیات میں اللہ فاعل اور انسان مفعول ہے لیکن معنی موت نہیں ہے۔

آیت نمبر 1:

"ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ"

ترجمہ:"پھر ہر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہے پورا پورا دیا جائے گا۔"

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر 281)

آیت نمبر 2:

"وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" ....(سورۃ آل عمران آیت نمبر 185)

"اور تم سب کو (تمھارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے۔"

ان دونوں آیات میں فاعل اللہ ہے اور مفعول انسان ہے لیکن "توفی" کا معنی موت نہیں بن رہا۔

لیجئے مرزاصاحب کا بنایا ہوا قاعدہ قرآن مجید کی آیات سے اور خود مرزاصاحب کی تحریرات سے ہی باطل ثابت ہوگیا۔